www.KitaboSunnat.com

اجر جزیل عنایت کرے۔

اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے، بلکہ چاہیے کہ ہر مسلم اس کا مطالعہ کرے اور اسے اپنے پاس رکھے۔ جو لوگ اسلام کو ایک فرسودہ اور دقیانوسی نظام تصور کرتے ہیں، اس کے مطالعہ کے بعد ان کو یقیناً اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔

مختلف ادیان اور اقوام کے معاشرتی نظاموں کے جو تقابلی ابواب پیش کیے گئے ہیں ان کا مطالعہ ان لوگوں کو بالخصوص ضرور کرنا چاہیے جو اسلام کے بجائے اغیار کی تہذیب کے گن گاتے رہتے ہیں۔

اس کتاب میں انگریزی کتابوں کے حوالوں کی بڑی بھرمار ہے، گو یہ کچھ بری بات نہیں لیکن مصلحت اسی میں ہے کہ اب اقوام مغرب کو اعتماد کی حدود سے باہر دھکیل دیا جائے بلکہ جب تک مسلمان ایک غالب تہذیب کی حیثیت سے نہیں ابھرتے اس وقت تک مغربی مفکرین کو اٹھا کر بالکل پس پردہ پھینک دیا جائے تاکہ کم از کم ہماری نئی نسل "معیار و استناد" کے لیے اغیار کی طرف دیکھنے کی فرصت نہ پا سکے، یقین کیجیے! گھر میں بہت کچھ ہے ان کو آوارہ صحرانوردی کے خبط سے بچائیے۔

(۳)

نام کتاب	تحریک جامع محمدی۔ فکر و فلسفہ
تالیف	سید محمد متین ہاشمی ایم۔ اے
صفحات	۶۸
قیمت	۴ روپے
ناشر	شعبہ تصنیف و تالیف، جامعہ محمدی شریف۔ جھنگ۔ پاکستان

مولانا محمد ذاکر ایم این۔ اے نے ۱۳۵۲ھ میں ضلع جھنگ کی ایک قدیم بستی محمدی شریف میں ایک دینی دارالعلوم کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یہ دینی دارالعلوم ایک تحریک کی صورت اختیار کر گیا ہے، شیخ الجامعہ مولانا محمد متین ہاشمی نے اس تحریک کے فکر و فلسفہ پر یہ کتاب لکھی ہے۔

امت مسلمہ کی تباہی کا سب سے بڑا سبب افتراق و انتشار ہے۔ تحریک جامعہ محمدی کے فکر و فلسفہ میں "اتحاد بین المسلمین" کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح آج ہمارا معاشرہ دین اور دنیا کی تفریق کا شکار ہے اور ہمارے مروجہ نظام ہائے تعلیم اس خلیج کو بڑھا رہے ہیں۔ دینی دارالعلوموں سے فارغ التحصیل ہونے والے دنیوی معاملات سے کورے ہوتے ہیں اور کالجوں کے پڑھے لکھے لوگ اسلام کے بارے میں کوئی قابل رشک معلومات نہیں رکھتے۔ جامعہ محمدی قدیم و جدید اور دین و دنیا کا امتزاج چاہتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں تاریخی پس منظر کے ساتھ قدیم وجدید کی آمیزش پر زور دیا گیا ہے اور اتحاد کے لیے شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فلسفہ "الجمع بین المختلفات" کو لائحہ عمل بنانے کی دعوت دی گئی ہے۔ مولانا ہاشمی نے کامیابی سے جامعہ محمدیؐ کا تعارف پیش کیا ہے۔

دورانِ مطالعہ مندرجہ ذیل خامیاں محسوس ہوئی ہیں جنھیں اگلے ایڈیشن میں درست کر دیا جائے تو کتاب کی وقعت بڑھ جائے گی۔

۱۔ مؤلف نے فقہی مسالک میں "دہلوی فقہ" کا عنوان قائم کیا ہے۔ دہلوی فقہ، حنفی فقہ ہی ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ کے مؤلف حنفی تھے۔ اسی طرح فتاویٰ عالمگیری بھی حنفی مسلک کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب میں کہیں ہجری سن لکھا گیا ہے اور کہیں عیسوی۔ مثال کے طور پر شہ جامعہ کی تاریخ تاسیس ۱۸ المحرم ۱۲۵۲ھ بتائی گئی۔ صفحہ پر لکھا ہے اس کے مقاصد وعزائم ۱۹۴۱ء میں رجسٹر ڈ کرائے گئے۔ ہر دو جگہ ایک ہی کیلنڈر (عیسوی یا ہجری) استعمال ہوتا تو قاری درمیانی عرصے کا صحیح اندازہ کر سکتا۔

۳۔ "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" مشہور مقولہ ہے اسے حدیث قرار دینا درست نہیں۔

۴۔ برصغیر میں مسلمانوں کا دورِ زوال اورنگ زیب عالمگیر کی وفات ۱۷۰۷ء سے شروع ہو گیا تھا۔ ص ۳۶ پر ۱۷۱۲ء کو دورِ تنزل کا آغاز قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ ۱۹۵۱ء میں کراچی میں ۳۱ علماء شریک ہوئے تھے اور اسلامی دستور کے ۲۲ بنیادی نکات پیش کیے تھے، ص ۱۱۳ پر تعدادِ علماء ۲۲ بتائی گئی ہے۔

علاوہ ازیں ہماری رائے میں "الجمع بین المختلفات" کے فلسفہ کا محرک تو بڑا نیک جذبہ ہے اور مرض "انتشار" کی تشخیص بھی درست ہے لیکن پیش کردہ علاج صرف ظاہری عوارض تک محدود ہے۔ لہٰذا جب تک بنیادی خرابی اور جڑ کا مداوا نہ کیا جائے اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ قرآن کریم نے افتراق کا باعث تو واقعی "بغیاً بینھم" کو قرار دیا ہے لیکن اس کا علاج باطنی طور پر "تقویٰ" اور ظاہری طور پر "اعتصام بحبل اللہ" بتایا ہے جو تقویٰ ہی کی بنا پر ممکن ہوتا ہے۔ اسی لیے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا سے پہلے اتقوا اللہ کا ارشاد فرمایا۔ تقویٰ کی مثبت صورت اللہ کے لیے یکسوئی یعنی توحید اور حنیفیت ہے گویا اتحاد کا انحصار توحید پر ہے اور توحید کا پورا نقشہ دینِ ابراہیمی کی آخری اور مکمل صورت سنتِ رسول اللہؐ میں ہی ملتا ہے لہٰذا تمام اختلافات کا حل اللہ اور اس کے رسولؐ سے گہری وابستگی یا دوسرے لفظوں میں صرف اتباعِ کتاب وسنت ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں مسلک اعتدال کے ذیل میں جس رواداری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا گیا ہے اس سے موجودہ حالات میں منافقت کا بھی اندیشہ ہے جو ایک خطرناک مرض ہے اور انتشار کا سبب بھی۔ اس لیے اگر معتقدات یا معمولات میں مداہنت کی تلقین کی بجائے جذبۂ اتباع کتاب و سنت بیدار کیا جائے تو خود ہی شخصی اختلافات کی شدت کم ہو کر اتحاد زور پکڑے گا اور بے لاگ تحقیق کا میلان پیدا ہوگا جس سے نہ صرف مسائل میں عوام کا الجھاؤ کم ہو کر باہمی نفرت و تعصب میں تخفیف ہوگی اور فتویٰ بازی کا میدان ٹھنڈا پڑ جائے گا بلکہ مسائل میں بھی الاھم فالاھم کی بنیاد پر زور دیا جائے گا صرف ما بہ الاشتراک کی تلاش تو فضولیت (انتشار) کا موجب ہوتی ہے نیز دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ اللہ اور اس کے رسول کی کتاب و سنت ہی ہیں اور انہی سے حقیقی وابستگی باہمی دلبستگی کا ذریعہ بن سکتی ہے (مدیر)

(۴)

نام کتاب	دو ماہی "اسلامی تعلیم" ڈاکٹر محمد رفیع الدین نمبر
مرتب	مظفر حسین
صفحات	۸۸
قیمت فی شمارہ	دو روپے
سالانہ چندہ	دس روپے
ناشر	آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگرس ۔۷۔ فرینڈز کالونی ملتان روڈ۔ لاہور

ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم ایک بلند پایہ فلسفی تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ مستقبل کا انسان قرآنی "نظریۂ کائنات" کے علاوہ ہر نظریۂ کائنات کو عہد قدیم کی جہالت قرار دے گا (انتساب قرآن اور علم جدید) مرحوم نے اسلامی فلسفۂ کائنات کی تشریح و توضیح میں عمر عزیز کا ایک حصہ گزارا۔ دو ماہی "اسلامی تعلیم" ان کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت میں معروف ہے۔ زیر نظر اشاعت ڈاکٹر مرحوم کی یاد میں مختص ہے۔ آغاز میں ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف اور ان کا عکس تحریر پیش کیا گیا ہے۔ مدیر رسالہ جناب مظفر حسین صاحب کے مختصر اور پر زور اداریہ کے بعد مضامین شروع ہوتے ہیں۔ عبدالحمید کمالی عباد اللہ فاروقی مرحوم اور ندیم کے مضامین شامل اشاعت ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب کے نظریات کی تفہیم و تشریح کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے چار مختصر مضامین قومی کردار، مستقبل کا نعرۂ انقلاب، اسلام میں آزادی اور ترقی کا مفہوم اور نظریاتی تعلیم پرچے کا اہم جزو ہیں۔

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ